

47289 - حیض کی حالت میں احرام باندھا، طواف اور سعی بھی کر لی۔۔۔

سوال

میرا سوال ایک عورت کے بارے میں ہے کہ انہوں نے کئی سال قبل حج کیا اور میقات سے حالت حیض میں احرام باندھ کر طواف اور سعی کر لی، مجھے نہیں معلوم کہ اسے ایسی حالت میں حکم کا علم تھا یا نہیں، مجھے پر دو صورت میں حکم بتلائیں کہ اسے کیا کرنا چاہیے، اس کے بعد اس خاتون نے کئی بار عمرہ بھی کیا ہے، تو اس کیلیے کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

احرام اور سعی کیلیے حیض سے پاکیزگی شرط نہیں ہے، تاہم حائضہ خاتون پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی۔

اس بنا پر جو عورت حج یا عمرے کا ارادہ رکھتی ہو تو وہ میقات سے حیض کی حالت میں احرام کی نیت کر لے تو اس کا احرام شروع ہو جائے گا، اس کی دلیل سیدہ اسما بنت عمیس یعنی سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ذو الحلیفہ میں بچے کو جنم دیا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ و سلم اہل مدینہ کی میقات ذو الحلیفہ میں حج کی نیت سے پڑاؤ کیے ہوئے تھے، تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی جانب پیغام بھیجا کہ اب وہ کیا کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (غسل کرو اور لنگوٹ باندھ لو، اور احرام کی نیت کر لو) مسلم: (1218) مطلب یہ ہے کہ اپنے مخصوص حصے پر اچھی طرح سے کپڑا وغیرہ باندھ لے اور پھر احرام کی نیت کر لے، حج یا عمرہ دونوں کا یکساں حکم ہے۔

نیز حیض کا خون نفاس کے خون جیسا ہوتا ہے، اس لیے ماہواری والی خاتون جب میقات سے گزرے تو غسل کرے اور حدیث پر عمل کرتے ہوئے لنگوٹ باندھ لے۔

اسی طرح مخصوص ایام میں عورت صفا اور مروہ کی سعی بھی کر سکتی ہے، تاہم طواف کرنا اس کیلیے صحیح نہیں ہے؛ اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا سیدہ عائشہ کو حکم ہے کہ جب سیدہ عائشہ عمرے کے دوران حائضہ ہو گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (تم وہ سب کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں لیکن تم بیت اللہ کا طواف پاک ہونے تک مت کرنا) بخاری: (1650) مسلم: (1211)

اس بنا پر یہ خاتون ابھی تک حج کے تحلل ثانی کو حاصل نہیں کر پائی، اور اسے دوبارہ طواف کرنا ہو گا، شادی شدہ ہونے کی صورت میں جب تک طواف نہ کر لے اس وقت تک اس کا خاوند اس سے مباشرت نہیں کر سکتا۔

اس عورت کیلیے حکم یہی ہے چاہے اسے اس کا علم تھا یا وہ لا علم تھی، تاہم اگر اسے علم تھا تو بلا عذر اس سنگین جرم کی وجہ سے اسے گناہ ہو گا، اور اگر وہ لا علم تھی تو پھر اس پر گناہ نہیں ہو گا لیکن پھر بھی اس پر طواف کرنا لازمی ہو گا؛ اور طواف کے بغیر اسے تحلل ثانی حاصل نہیں ہو گا جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے، نیز اس عورت نے حج کے بعد متعدد عمرے کیے ہیں تو ان عمروں کی وجہ سے یہ طواف افاضہ ساقط نہیں ہو گا۔

دائمى فتوى كميٲى سے ايك حائضه عورت كے حج كے متعلق استفسار كيا گيا ہے تو انہوں نے جواب ديا:
 "حيض كى وجہ سے حج منع نہيں ہے، چنانچہ اگر كسى عورت نے حيض كى حالت ميں احرام كى نيت كر لى تو وہ حج كے سارے اعمال كرے تاہم وہ حيض ختم ہونے كے بعد غسل كرنے تك بيت اللہ كا طواف مت كرے، يہي حكم نفاس والى عورت كا ہے، چنانچہ اگر حيض والى عورت حج كے اركان ادا كر ليتى ہے تو اس كا حج صحيح ہے"
 دائمي فتوى كميٲى: (11/172)

اسى طرح شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے ايك ايسى عورت كے بارے ميں پوچھا گيا جس نے حيض كى حالت ميں حرم ميں جا كر طواف، سعى اور نمازيں ادا كئيں تو انہوں نے جواب ديا:
 "كسى بھى عورت كيليے حيض يا نفاس كى حالت ميں نماز ادا كرنا جائز نہيں ہے، چاہے وہ مكہ ميں ہو يا اپنے علاقے ميں يا كسى بھى جگہ پر؛ كيونكہ نبى صلى اللہ عليہ و سلم كا عورتوں كے بارے ميں فرمان ہے: (كيا جب عورت حائضہ ہو جائے تو وہ نماز نہيں پڑھتى اور روزہ نہيں ركھتى)، اسى پر تمام مسلمانوں كا اس بات پر اجماع ہے كہ حائضہ نہ روزے ركھے گى اور نہ ہى اس كيليے نماز پڑھنا جائز ہے۔"

اس بنا پر مذكورہ كام كرنے والى خاتون پر لازمي ہے كہ اپنى اس حركت پر سچى توبہ كرے اور اس نے جو كچھ بھى كيا ہے اس كى اللہ تعالى سے معافى مانگے۔

نيز حيض كى حالت ميں اس كا كيا ہوا طواف صحيح نہيں ہے، ليكن صفا مروہ كى سعى صحيح ہے؛ كيونكہ راجح موقف كے مطابق حج كے دونوں ميں سعى كو طواف سے پہلے كيا جا سكتا ہے، اس ليے اس عورت پر واجب ہے كہ اپنا طواف دہرائے؛ كيونكہ طواف افاضہ حج كا ركن ہے، اور حج ميں تحلل ثانى اس كے بغير نہيں ہو سكتا۔

لہذا اگر يہ عورت شادى شدہ ہے تو خاوند اس سے ہمبستري مت كرے يہاں تك كہ طواف افاضہ كر لے اور اگر شادى شدہ نہيں ہے تو نہ ہى اس كا نكاح پڑھايا جائے يہاں تك كہ طواف افاضہ كر لے "ختم شد
 مجموع فتاوى شيخ محمد صالح بن عثيمين 22/382.



والله اعلم.